

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 01

(Translate into Urdu)

Mr Chancellor, ladies and gentlemen,	
	! محترم چانسلر، خواتین و حضرات
When I was approached by the vice chancellor with the request to deliver the convocation address,	
	جب وائس چانسلر نے مجھ سے کانووکیشن خطاب کرنے کی درخواست کی،
I made it clear to him that there were so many calls on me	
	میں نے انہیں صاف بتا دیا کہ مجھ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں
that I could not possibly prepare a formal convocation address on an academic level	
	کہ میں علمی معیار کا باقاعدہ کانووکیشن خطاب تیار نہیں کر سکتا
With regard to the great subjects with which the university deals, such as arts, history, philosophy, science, law and so on.	
	ان بڑے علمی موضوعات پر جن سے یونیورسٹی کا تعلق ہے، جیسے فنون، تاریخ، فلسفہ، سائنس، قانون وغیرہ۔
I did, however, promise to say a few words to the students on this occasion,	
	تاہم، میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس موقع پر طلبہ سے چند الفاظ ضرور کہوں گا،
and it is in fulfilment of that promise that I will address you now.	
	اور اسی وعدے کی تکمیل کے لیے آج میں آپ سے مخاطب ہوں۔
First of all, let me thank the vice chancellor for the flattering terms in which he referred to me.	
	سب سے پہلے میں وائس چانسلر کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے بارے میں اتنے اچھے الفاظ کہے۔
Mr chancellor, whatever I am and whatever I have been able to do,	
	محترم چانسلر! میں جو کچھ بھی ہوں، اور جو کچھ بھی کر سکا ہوں،
I have done it merely as a measure of duty	
	میں نے وہ صرف اپنے فرض کے طور پر کیا ہے
which is incumbent upon every Musalman to serve his people honestly and selflessly.	
	وہ فرض جو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے لوگوں کی خدمت ایمانداری اور بے لوثی سے کرے۔

Mr chancellor, ladies and gentleman, when I was approached by the voice chancellor with the request to deliver the convocation address, I made it clear to him that there so many calls on me that I could not possibly prepare a formal convocation address on an academic level with record to the great subject with which university deals, such as arts, history, philosophy, Science law and so on. I did, however, promise to say a few words to the students on this occasion, and it is in fulfilment of that promise that I will address you now. first of all let me thank the voice chancellor for the flattering terms in which he refer to me Mr chancellor whatever I am and whatever I have been able to do I have done it merely as a measure of Duty we chase incumbent upon every Musalman to serve his people and honestly and selflessly

محترم چانسلر، خواتین و حضرات! جب وائس چانسلر نے مجھ سے درخواست کی کہ میں کانووکیشن سے خطاب کروں، تو میں نے انہیں صاف بتا دیا کہ میری مصروفیات بہت زیادہ ہیں، اس لیے میں باقاعدہ علمی سطح کا کانووکیشن خطاب تیار نہیں کر سکوں گا—خاص طور پر ان عظیم موضوعات پر جن سے یونیورسٹی کا واسطہ پڑتا ہے، جیسے فنون، تاریخ، فلسفہ، سائنس، قانون وغیرہ۔

تاہم، میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس موقع پر طلبہ سے چند الفاظ ضرور کہوں گا، اور آج میں اسی وعدے کی تکمیل کے لیے آپ سے مخاطب ہوں۔

سب سے پہلے میں وائس چانسلر کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے میرے بارے میں اتنے اچھے الفاظ کہے۔ محترم چانسلر! میں جو کچھ بھی ہوں، اور جو کچھ بھی میں نے کیا ہے، وہ صرف اپنے فرض کے طور پر کیا ہے—وہ فرض جو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے لوگوں کی خدمت ایمانداری اور دیانتداری سے کرے۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 02

(Translate into Urdu)

In addressing you I am not here speaking to you as Head of the State, but as a friend,
آپ سے بات کرتے ہوئے میں آپ سے ایک سربراہ مملکت کی طرح نہیں بلکہ ایک دوست کی طرح مخاطب ہوں،
and as one who has always held you in affection.
اور ایسے شخص کی طرح جو ہمیشہ آپ کے لیے محبت اور خیر خواہی رکھتا ہے۔
Many of you have today got your diplomas and degrees and I congratulate you.
آپ میں سے بہت سے لوگوں نے آج اپنی ڈگریاں اور ڈپلومے حاصل کیے ہیں، میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔
Just as you have won the laurels in your university and qualified yourself,
جس طرح آپ نے یونیورسٹی میں کامیابی حاصل کی ہے اور خود کو ثابت کیا ہے،
so I wish you all success in the wider and larger world that you will enter.
اسی طرح میں دعا کرتا ہوں کہ آپ عملی زندگی کی بڑی دنیا میں بھی کامیاب ہوں۔
Many of you have come to the end of your scholastic career and stand at the threshold of life.
آپ میں سے بہت سے لوگ اپنی تعلیمی زندگی کے اختتام پر پہنچ گئے ہیں اور عملی زندگی کے دروازے پر کھڑے ہیں۔
Unlike your predecessors, you fortunately leave this university to enter life
پچھلی نسلوں کے برعکس، آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس یونیورسٹی کو چھوڑ کر زندگی میں قدم رکھ رہے ہیں
under a sovereign, independent state of your own.
اور آپ کے پاس اپنا ایک آزاد اور خود مختار ملک موجود ہے۔
It is necessary that you and your other fellow students fully understand the implications
یہ ضروری ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی طلبہ پوری طرح سمجھیں
of the revolutionary change that took place on the birth of Pakistan.
کہ پاکستان کے قیام پر جو انقلابی تبدیلی آئی، اس کے کیا معنی ہیں۔
We have broken the shackles of slavery;
ہم نے غلامی کی زنجیریں توڑ دی ہیں؛
we are now a free people,
اب ہم ایک آزاد قوم ہیں،
responsible to the people of the state and working for the good of the state.
جو اپنے عوام کے سامنے جواب دہ ہے اور ریاست کی بھلائی کے لیے کام کر رہی ہے۔

In addressing you I am not here speaking to you as Head of the state, but as a friend, and as one who has always held you in affection. Many of you have today got your Diplomas and degrees and I congratulate you. just as you have won the laurels In your university and qualified yourself, so I wish you all success in the wider and larger world that you will enter. Many of you have come to the end of your scholastic career and stand at the threshold of like. Unlike your predecessors, you fortunately leave this university to enter life under a sovereign, Independent state of your own. It is necessary that you and your other fellow students fully understand the implications of the Revolutionary change that took place on the birth of Pakistan. We have broken the shackles of slavery; we are now a free people, responsible to the people of the state and working for the good of the state.

آپ سے خطاب کرتے ہوئے میں آپ سے ایک سربراہ مملکت کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست کے طور پر بات کر رہا ہوں — ایک ایسا دوست جو ہمیشہ آپ سے محبت اور خیر خواہی رکھتا ہے۔

آپ میں سے بہت سے طلبہ نے آج اپنے ڈپلومے اور ڈگریاں حاصل کی ہیں، میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جس طرح آپ نے یونیورسٹی میں کامیابی حاصل کی ہے، اسی طرح میں دعا کرتا ہوں کہ آپ عملی زندگی میں بھی کامیاب ہوں۔

آپ میں سے بہت سے لوگ آج اپنی پڑھائی کے سفر کے آخری مرحلے تک پہنچ گئے ہیں اور زندگی کے نئے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اپنے پچھلے طلبہ کے مقابلے میں، آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ ایک آزاد اور خود مختار ملک — پاکستان — کے شہری بن کر اپنی عملی زندگی شروع کر رہے ہیں۔

ضروری ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی طلبہ پوری طرح سمجھیں کہ پاکستان کے قیام کے وقت جو انقلابی تبدیلی آئی، اس کے کیا معنی ہیں۔ ہم نے غلامی کی زنجیریں توڑ دی ہیں؛ اب ہم ایک آزاد قوم ہیں، جو اپنی ریاست کے عوام کے سامنے جواب دہ ہے اور ریاست کی بھلائی کے لیے کام کر رہی ہے۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 03

(Translate into Urdu)

Freedom, however, does not mean license.
آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو ہر کام کی اجازت مل گئی ہے۔
It does not mean that you can now behave just as you please and do what you like,
اس کا مطلب یہ نہیں کہ اب آپ جیسے چاہیں ویسا برتاؤ کریں اور جو دل چاہے کریں،
irrespective of the interests of other people or of the state.
بغیر اس بات کی پرواہ کیے کہ دوسروں یا ریاست کا فائدہ کیا ہے۔
A great responsibility rests on you and, on the contrary,
آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ
now more than ever, it is necessary for us to work as the united and disciplined nation.
اب پہلے سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم ایک متحد اور با نظم قوم بن کر کام کریں۔
What is now required of us all is a constructive spirit
ہمیں اب جس چیز کی ضرورت ہے وہ تعمیری جذبہ ہے
and not the militant spirit of the days when we were fighting for our freedom.
نہ کہ وہ لڑائی والا جذبہ جو آزادی کی جدوجہد کے دنوں میں تھا۔
It is far more difficult to construct than to have a militant spirit for the attainment of freedom.
آزادی کے لیے لڑائی کا جذبہ رکھنا آسان ہے، لیکن ملک کی تعمیر کرنا بہت زیادہ مشکل ہے۔
It is easier to go to jail or fight for freedom than to run a government.
جیل جانا یا آزادی کے لیے لڑنا آسان ہے، لیکن حکومت چلانا کہیں زیادہ مشکل ہے۔
Let me tell you something of the difficulties that we have overcome
مجھے آپ کو کچھ وہ مشکلات بتانے دیں جن پر ہم قابو پا چکے ہیں
and of the dangers that still lie ahead.
اور ان خطروں کے بارے میں بھی جواب بھی ہمارے سامنے موجود ہیں۔

Thwarted in their desire to prevent the establishment of Pakistan,
جب دشمن پاکستان کے قیام کو روکنے میں ناکام ہو گئے،
our enemies turned their attention to finding ways and means to weaken and destroy us.
تو انہوں نے ہمیں کمزور اور تباہ کرنے کے نئے طریقے سوچنا شروع کر دیے۔
Thus, hardly had the new state come into being when came the Punjab and Delhi holocaust.
اسی لیے پاکستان بنتے ہی پنجاب اور دہلی میں خوفناک قتل و غارت شروع ہو گئی۔
Thousands of men, women and children were mercilessly butchered,
ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے بے رحمی سے مار دیے گئے،
and millions were uprooted from their homes.
اور لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے بے دخل کر دیے گئے۔
Over 50 lakh of these arrived in the Punjab within a matter of weeks.
صرف چند ہفتوں میں پچاس لاکھ سے زیادہ مہاجرین پنجاب پہنچ گئے۔
The care and rehabilitation of these unfortunate refugees, stricken in body and in soul,
ان بد قسمت مہاجرین کی دیکھ بھال اور بحالی، جو جسمانی اور روحانی طور پر ٹوٹ چکے تھے،
presented problems which might well have destroyed many a well-established state.
ایسے مسائل تھے جو بہت سے مضبوط ممالک کو بھی تباہ کر سکتے تھے۔
But those of our enemies who had hoped to kill Pakistan at its very inception by these means were disappointed.
لیکن ہمارے دشمن، جو پاکستان کو شروع ہی میں ختم کرنا چاہتے تھے، مایوس ہو گئے۔
Not only has Pakistan survived the shock of that upheaval,
پاکستان نہ صرف اس بڑے صدمے سے محفوظ رہا،
but also it has emerged stronger, more chastened and better equipped than ever.
بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط، سمجھ دار اور بہتر صلاحیتوں کے ساتھ ابھرا۔

Freedom, however, does not mean license. It does not mean that you can now behave just as you please and do what you like, irrespective of the interests of other people or of this state. a great responsibility rests on you and, on the contrary, Now more than ever, it is necessary for us to work as the United and disciplined Nation. What is now required of us all is constructive spirit and not the militant spirit of the days when we were fighting for our freedom. It is far more difficult to construct them to have a militant spirit for the attainment of freedom. It is easier to go to jail or fight for freedom than to run a government. let me tell you something of the difficulties that we have overcome and of the dangers that still lie ahead. Thwarted in their desire to prevent the Establishment of Pakistan, our enemies turned their attention to finding ways and means to weaken and destroy us. Thus, hardly had the new state come into winning when came the Punjab and Delhi holocaust. Thousands of men, women and children were mercilessly butchered, and millions were uprooted from their homes. over 50 lakh of these arrived in the Punjab within a matter of weeks. The care and rehabilitation of these unfortunate refugees, stricken in body and in soul, presented problems, which might well have destroyed many a well established state. But those of our enemies who had hoped to kill Pakistan at its very inception by these means were disappointed. not only has Pakistan survived the shock of that upheaval, but also it has emerged stronger, more chastened and better equipped than ever.

آزادی کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ آپ بے روک ٹوک جو چاہیں کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ دوسروں یا ریاست کے مفاد کی پرواہ کیے بغیر اپنی مرضی سے چلیں۔

اب آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کے برعکس، آج پہلے سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم ایک متحد اور با نظم قوم بن کر کام کریں۔ ہمیں اب لڑنے والا جذبہ نہیں بلکہ تعمیر کرنے والا جذبہ چاہیئے۔ آزادی حاصل کرنے کے لیے لڑنے کا حوصلہ رکھنا آسان ہوتا ہے، لیکن ملک بنانا اور اسے چلانا بہت مشکل کام ہے۔ جیل جانا یا آزادی کے لیے قربانی دینا آسان ہے، مگر حکومت چلانا کہیں زیادہ مشکل ہے۔ میں آپ کو ان مشکلات کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جن پر ہم قابو پا چکے ہیں، اور ان خطروں کے بارے میں بھی جواب بھی ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جب ہمارے دشمن پاکستان کے قیام کو روکنے میں ناکام ہو گئے، تو انہوں نے نئی ریاست کو کمزور کرنے اور تباہ کرنے کے طریقے سوچنے شروع کر دیے۔ پاکستان بنتے ہی پنجاب اور دہلی میں افسوسناک قتل و غارت شروع ہوئی۔

ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے بے رحمی سے قتل کیے گئے، اور لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے نکال دیے گئے۔ صرف چند ہفتوں میں پچاس لاکھ سے زیادہ مہاجرین پنجاب پہنچ گئے۔

ان بد قسمت مہاجرین کی دیکھ بھال اور بحالی ایک ایسا بڑا مسئلہ تھا جو کسی بھی مضبوط ملک کو ہلا سکتا تھا۔

لیکن ہمارے دشمن جو پاکستان کو اس کے آغاز میں ہی ختم کرنا چاہتے تھے، وہ ناکام ہو گئے۔ پاکستان نہ صرف ان صدمات سے بچ گیا بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط، سمجھ دار اور بہتر صلاحیتوں کے ساتھ سامنے آیا۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 04

(Translate into Urdu)

There followed in rapid succession other difficulties,	
	اس کے بعد بہت جلد دوسری مشکلات بھی سامنے آ گئیں،
such as withholding by India of our cash balances,	
	جیسے بھارت کا ہمارے مالی اثاثے روک لینا،
of our share of military equipment	
	اور ہمارے حصے کے فوجی سامان کو نہ دینا،
and lately, the institution of an almost complete economic blockade of your province.	
	اور حال ہی میں آپ کے صوبے کے خلاف تقریباً مکمل معاشی ناکہ بندی کرنا۔
I have no doubt that all right-thinking men in the Indian Dominion deplore these happenings,	
	مجھے کوئی شک نہیں کہ بھارت کے سمجھ دار اور انصاف پسند لوگ ان واقعات کی مذمت کرتے ہیں،
and I am sure the attitude of the mind that has been responsible for them will change,	
	اور مجھے یقین ہے کہ جن لوگوں نے یہ سب کیا ہے، ان کا رویہ بھی ایک دن ضرور بدلے گا،
but it is essential that you should take note of these developments.	
	لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ ان واقعات کو اچھی طرح سمجھیں اور ان پر توجہ دیں۔
They stress the importance of continued vigilance on our part...	
	یہ سب اس بات کی اہمیت بتاتے ہیں کہ ہمیں ہر وقت چوکس اور محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

There followed in rapid succession other difficulties, such as withholding by India of our cash balances, of our share of military equipment and lately, the institution of an almost complete economic blockade of your province. I have no doubt that all right- thinking men in the Indian Dominion deplore these happenings, and i am sure the attitude of the mind that has been responsible for them will change, but it is essential that you should take note of these developments. They stress the importance of continued vigilance on our part....

اس کے بعد بہت جلد اور بھی مشکلات سامنے آ گئیں، جیسے بھارت کا ہمارے مالی اثاثے روک لینا، ہمارے حصے کا فوجی سامان نہ دینا، اور حال ہی میں آپ کے صوبے کی تقریباً مکمل معاشی ناکہ بندی کرنا۔

یقین ہے کہ بھارت کے سمجھ دار اور انصاف پسند لوگ ان واقعات پر افسوس کرتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ جن لوگوں نے یہ سب کیا ہے، ان کا رویہ بھی ایک دن ضرور بدلے گا۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ ان تمام حالات پر پوری طرح غور کریں۔ یہ واقعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہمیں مسلسل چوکس اور محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 05

(Translate into Urdu)

Your main occupation should be in fairness to yourselves,
آپ کا سب سے اہم کام یہ ہونا چاہیے کہ آپ اپنے آپ کے لیے
in fairness to your parents and indeed in fairness to the State,
اپنے والدین کے لیے اور واقعی ریاست کے لیے بھی
to devote your attention solely to your studies.
اپنی تعلیم پر پوری توجہ مرکوز کریں۔
It is only thus that you can equip yourselves for the battle of life that lies ahead of you.
صرف اسی طرح آپ خود کو زندگی کی لڑائی کے لیے تیار کر سکتے ہیں جو آپ کے سامنے ہے۔
Only thus will you be an asset and a source of strength and of pride to your State.
صرف اسی طرح آپ اپنی ریاست کے لیے ایک قیمتی اثاثہ، طاقت اور فخر کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔
Only thus, can you assist it in solving the great social and economic problems that confront it
صرف اسی طرح آپ ریاست کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے بڑے سماجی اور معاشی مسائل حل کرے،
and enable it to reach its destined goal among the most progressive and strongest nations of the world.
اور دنیا کی سب سے ترقی یافتہ اور مضبوط قوموں میں اپنا مقررہ مقام حاصل کر سکے۔

Your main occupation should be in fairness to yourselves, in fairness to your parents and indeed in fairness to the State, to devote your attention solely to your studies. It is only thus that you can equip yourselves for the battle of life that lies ahead of you. Only thus will you be an asset and a source of strength and of pride to your State. Only thus, can you assist it in solving the great social and economic problems that confront it and enable it to reach its destined goal among the most progressive and strongest nations of the world.

آپ کا سب سے اہم کام یہ ہونا چاہیے کہ آپ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں،
اپنے آپ کے لیے، اپنے والدین کے لیے اور واقعی ریاست کے لیے بھی۔

صرف اسی طرح آپ خود کو زندگی کی لڑائی کے لیے تیار کر سکتے ہیں جو آپ کے سامنے ہے۔

صرف اسی طرح آپ اپنی ریاست کے لیے ایک قیمتی اثاثہ، طاقت اور فخر کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

صرف اسی طرح آپ ریاست کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے بڑے سماجی اور معاشی مسائل حل کرے،
اور دنیا کی سب سے ترقی یافتہ اور مضبوط قوموں میں اپنا مقام حاصل کر سکے۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 06

(Translate into Urdu)

My young friends, I would, therefore, like to tell you a few points about which you should be vigilant and beware.

میرے نوجوان دوستو، میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں جن کے بارے میں آپ کو ہوشیار اور محتاط رہنا چاہیے۔

Firstly, beware of the fifth columnists among us.

سب سے پہلے، اپنے درمیان موجود دشمن عناصر سے خبردار رہیں۔

Secondly, guard against and weed out selfish people who only wish to exploit you so that they may swim.

دوسرا، خود غرض لوگوں سے بچیں اور انہیں الگ کریں جو صرف آپ کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے مفاد میں آگے بڑھ سکیں۔

Thirdly, learn to judge who are really true and really honest and unselfish servants of the State,

تیسرا، یہ سیکھیں کہ کون واقعی سچے، ایماندار اور بے لوث خادم ہیں

who wish to serve the people with heart and soul and support them.

جو دل و جان سے ریاست اور عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔

My young friends, i would, therefore, like to tell you a few points about which you should be vigilant and beware. Firstly, beware of the fifth columnists among us. Secondly, guard against and weed out selfish people who only wish to exploit you so that they may swim. Thirdly, learn to judge who are really true and really honest and unselfish servants of the State, who wish to serve the people with heart and soul and support them.....

میرے نوجوان دوستو، میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں جن کے بارے میں آپ کو ہوشیار اور محتاط رہنا چاہیے۔

سب سے پہلے، اپنے درمیان موجود دشمن عناصر سے خبردار رہیں۔

دوسرا، خود غرض لوگوں سے بچیں اور انہیں الگ کریں جو صرف آپ کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے مفاد میں آگے بڑھ سکیں۔

تیسرا، یہ سیکھیں کہ کون واقعی سچے، ایماندار اور بے لوث خادم ہیں، جو دل و جان سے ریاست اور عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 07

(Translate into Urdu)

There is another matter that I would like to refer to.

ایک اور بات ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

My young friends, hitherto, you have been following the rut.

میرے نوجوان دوستو، اب تک آپ پرانے طریقے کی پیروی کرتے رہے ہیں۔

You get your degrees and when you are thrown out of this University in thousands,

آپ ڈگریاں حاصل کرتے ہیں اور جب ہزاروں کی تعداد میں یونیورسٹی سے فارغ ہوتے ہیں،

all that you think and hanker for is Government service.

تو آپ کا واحد خیال سرکاری ملازمت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

As your Vice-Chancellor has rightly stated,

جیسا کہ آپ کے وائس چانسلر نے بالکل درست کہا،

the main object of the old system of education and the system of Government existing hitherto was really to have well-trained, well-equipped clerks.

پرانے نظام تعلیم اور حکومت کا مقصد صرف یہ تھا کہ اچھے تربیت یافتہ اور اہل کلرک تیار کیے جائیں۔

Of course, some of them went higher and found their level,

یقیناً کچھ لوگ اس سے آگے بڑھے اور اپنی سطح حاصل کی،

but the whole idea was to get well-qualified clerks.

لیکن بنیادی مقصد ہمیشہ اچھے کلرک تیار کرنا تھا۔

Civil Service was mainly staffed by the British and the Indian element was introduced later on, and it went up progressively.

سول سروس میں پہلے زیادہ تر برطانوی تھے اور بعد میں ہندوستانی شامل ہوئے، اور وقت کے ساتھ یہ ترقی کرتی رہی۔

Well, the whole principle was to create a mentality, a psychology, and a state of mind

اصل مقصد یہ تھا کہ ایک ذہن سازی پیدا کی جائے،

that an average man, when he passed his B.A or M.A., was to look for some job in Government.

کہ ایک عام آدمی جب اپنی بی اے یا ایم اے مکمل کرے تو سرکاری ملازمت کی تلاش میں لگ جائے۔

If he got it, he thought he had reached his height.

اگر اسے ملازمت مل گئی، تو وہ سمجھتا تھا کہ وہ اپنی زندگی کی بلندی پر پہنچ گیا ہے۔

I know, and you all know what has been really the result of this.

میں جانتا ہوں، اور آپ سب بھی جانتے ہیں، کہ اس کا اصل نتیجہ کیا ہوا۔

Our experience has shown that an M.A. earns less than a taxi driver,

ہمارے تجربے نے دکھایا کہ ایک ایم اے ٹیکسی ڈرائیور سے بھی کم کماتا ہے،

and most of the so-called Government servants are living in a more miserable manner than many menial servants who are employed by well-to-do people.

اور زیادہ تر سرکاری ملازمین اتنی مشکل زندگی گزار رہے ہیں جتنی کئی نوکرانی اور ملازم جو امیر لوگوں کے لیے کام کرتے ہیں۔

Now, I want you to get out of that rut and that mentality,

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پرانے طریقے اور ذہنیت سے نکلیں،

as now, we are in free Pakistan.

کیونکہ اب ہم آزاد پاکستان میں ہیں۔

There is another matter that I would like to refer to. My young friends, hitherto, you have been following the rut. You get your degrees and when you are thrown out of this University in thousands, all that you think and hanker for is Government service. As your Vice-Chancellor has rightly stated, the main object of the old system of education and the system of Government existing, hitherto, was really to have well-trained, well-equipped clerks. Of course, some of them went higher and found their level, but the whole idea was to get well-qualified clerks. Civil Service was mainly staffed by the British and the Indian element was introduced later on, and it went up progressively, well, the whole principle was to create a mentality, a psychology, and a state of mind that an average man, when he passed his B.A or M.A. was to look for some job in Government. If he got it, he thought he had reached his height i know, and you all know what has been really the result of this. Our experience has shown that an M.A. earn less than a taxi driver, and most of the so-called Government servants are living in a more miserable manner than many menial servants who are employed by well to do people. Now, I want you to get out of that rut and that mentality, as, now, we are in free Pakistan.

ایک اور بات ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

میرے نوجوان دوستو، اب تک آپ پرانے طریقے کی پیروی کرتے رہے ہیں۔

آپ ڈگریاں حاصل کرتے ہیں اور جب ہزاروں کی تعداد میں یونیورسٹی سے فارغ ہوتے ہیں، تو آپ کا واحد خیال سرکاری ملازمت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ کے وائس چانسلر نے بالکل درست کہا، پرانے نظام تعلیم اور حکومت کا مقصد صرف یہ تھا کہ اچھے تربیت یافتہ اور اہل کلرک پیدا کیے جائیں۔

یقیناً کچھ لوگ اس سے آگے بڑھے اور اپنی سطح حاصل کی، لیکن بنیادی مقصد ہمیشہ اچھے کلرک تیار کرنا تھا۔

سول سروس میں پہلے زیادہ تر برطانوی تھے اور بعد میں ہندوستانی شامل ہوئے، اور وقت کے ساتھ یہ ترقی کرتی رہی۔

اصل مقصد یہ تھا کہ ایک ذہن سازی پیدا کی جائے، کہ ایک عام آدمی جب اپنی بی اے یا ایم اے مکمل کرے تو سرکاری ملازمت کی تلاش میں لگ جائے۔

اگر اسے ملازمت مل گئی، تو وہ سمجھتا تھا کہ وہ اپنی زندگی کی بلندی پر پہنچ گیا ہے۔

میں جانتا ہوں، اور آپ سب بھی جانتے ہیں، کہ اس کا اصل نتیجہ کیا ہوا۔

ہمارے تجربے نے دکھایا کہ ایک ایم اے ٹیکسی ڈرائیور سے بھی کم کماتا ہے، اور زیادہ تر سرکاری ملازمین اتنی مشکل زندگی گزار رہے ہیں جتنی کئی نوکرانی اور ملازم جو امیر لوگوں کے لیے کام کرتے ہیں۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پرانے طریقے اور ذہنیت سے نکلیں، کیونکہ اب ہم آزاد پاکستان میں ہیں۔

1st year

Chapter No#02

Responsibility of the youth in Nation-Building

Paragraph No# 08

(Translate into Urdu)

Government cannot absorb thousands, impossible,

حکومت ہزاروں لوگوں کو روزگار فراہم نہیں کر سکتی، یہ ممکن نہیں ہے۔

but in the competition to get government service most of you will be demoralized.

لیکن سرکاری ملازمت حاصل کرنے کی دوڑ میں، آپ میں سے زیادہ تر حوصلہ شکنی کا شکار ہوں گے۔

The government can take only a certain number,

حکومت صرف محدود تعداد میں لوگ لے سکتی ہے،

and the rest cannot settle down to anything else

اور باقی لوگ کسی اور کام پر آرام سے نہیں بیٹھ سکتے،

and being disgruntled are always ready to be exploited by persons who have their own axes to grind.

اور ناراض ہو کر ایسے لوگوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں جو اپنے ذاتی مفاد کے لیے انہیں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

Now I want that you must divert your mind, your attention, your aims and ambition to doing manual work and labour.

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا ذہن، اپنی توجہ، اپنے مقاصد اور خواہشات دستی کام اور محنت کی طرف منتقل کریں۔

There is an immense scope in technical education for we want technically qualified people very badly.

ٹیکنیکل تعلیم میں بے پناہ مواقع ہیں کیونکہ ہمیں ٹیکنیکی طور پر اہل لوگ بہت ضرورت ہیں۔

You can learn banking, commerce, trade, law, etc, which provide so many opportunities now.

آپ بینکنگ، تجارت، کاروبار، قانون وغیرہ سیکھ سکتے ہیں، جو آج بہت سے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

Already you find that new industries are being started, new banks, new insurance companies, now commercial firms are opening, and they will grow as you go on.

آپ دیکھیں گے کہ نئی صنعتیں شروع ہو رہی ہیں، نئے بینک، نئی انشورنس کمپنیاں، اور اب تجارتی فرمیں کھل رہی ہیں، اور یہ آپ کے ساتھ بڑھیں گی۔

Now these are avenues and fields open to you.

یہ وہ راستے اور شعبے ہیں جو آپ کے لیے کھلے ہیں۔

Think of them and divert your attention to them,

ان کے بارے میں سوچیں اور اپنی توجہ انہی پر مرکوز کریں۔

and believe me, you will, there, benefit yourselves more than by merely going in for Government service

اور یقین کریں، آپ اس سے خود زیادہ فائدہ اٹھائیں گے، بجائے صرف سرکاری ملازمت میں جانے کے،

and remaining there, in what I should say, a circle of clerkship, working there from morning till evening, in most dingy and uncomfortable.

جہاں آپ صبح سے شام تک، اکثر ناخوشگوار اور تکلیف دہ حالات میں، کلرک کی زندگی گزاریں۔

If you take to commerce and industry, you will thus be helping not only yourselves but also your State.

اگر آپ کاروبار اور صنعت کی طرف جائیں گے تو نہ صرف آپ خود فائدہ اٹھائیں گے بلکہ اپنی ریاست کی بھی مدد کریں گے۔

I can give you one instance.

میں ایک مثال دے سکتا ہوں۔

I know a young man who was in Government service.

میں ایک نوجوان کو جانتا ہوں جو پہلے سرکاری ملازمت میں تھا۔

Four years ago, he went into banking and today, he is Manager in one of their firms and drawing fifteen hundred rupees a month in just four years.

چار سال پہلے، اس نے بینکنگ کا کام شروع کیا اور آج وہ ایک فرم کا مینیجر ہے اور صرف چار سال میں پندرہ سو روپے ماہانہ کما رہا ہے۔

These are the opportunities to have, and I do impress upon you now to think in these terms.

یہ وہ مواقع ہیں جو حاصل کیے جاسکتے ہیں، اور میں آپ پر زور دیتا ہوں کہ اب آپ اسی طرح سوچیں۔

The government cannot absorb thousands impossible but in the competition to get government service most of you will be demoralized. The government can take only a certain number, and the rest cannot settle down to anything else and being disgruntled are always ready to be exploited by persons who have their own axes to grind. Now I want that you must divert your mind, your attention, your aims and ambition to doing manual work and labour. There is an immense scope in technical education for we want technically qualified people very badly. You can learn banking, commerce, trade, law, etc, which provide so many opportunities now. Already you find that new industries are being started, new banks, new insurance companies, now commercial firms are opening, and they will grow as you go on. Now these are avenues and fields open to you. Think of them and divert your attention to them, and believe me, you will, there, benefit yourselves more than by merely going in for Government service and remaining there, in what I should say, a circle of clerkship, working there from morning till evening, in most dingy and uncomfortable to rise if you take to commerce and industry and will thus be helping not only yourselves but also your State. I can give you one instance. I know a young man who was in Government service. Four years ago, he went into banking and today, he is Manager in one of their firms and drawing fifteen hundred rupees a month in just four years. These are the opportunities to have, and i do impress upon you now to think in these terms.....

حکومت ہزاروں لوگوں کو روزگار فراہم نہیں کر سکتی، یہ ممکن نہیں ہے۔

لیکن سرکاری ملازمت حاصل کرنے کی دوڑ میں، آپ میں سے زیادہ تر حوصلہ شکنی کا شکار ہوں گے۔

حکومت صرف محدود تعداد میں لوگ لے سکتی ہے، اور باقی لوگ کسی اور کام پر آرام سے نہیں بیٹھ سکتے، اور ناراض ہو کر ایسے لوگوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں جو اپنے ذاتی مفاد کے لیے انہیں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا ذہن، اپنی توجہ، اپنے مقاصد اور خواہشات دستی کام اور محنت کی طرف منتقل کریں۔

ٹیکنیکل تعلیم میں بے پناہ مواقع ہیں کیونکہ ہمیں تکنیکی طور پر اہل لوگ بہت ضرورت ہیں۔

آپ بینکنگ، تجارت، کاروبار، قانون وغیرہ سیکھ سکتے ہیں، جو آج بہت سے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ نئی صنعتیں شروع ہو رہی ہیں، نئے بینک، نئی انشورنس کمپنیاں، اور اب تجارتی فرمیں کھل رہی ہیں، اور یہ آپ کے ساتھ بڑھیں گی۔

یہ وہ راستے اور شعبے ہیں جو آپ کے لیے کھلے ہیں۔ ان کے بارے میں سوچیں اور اپنی توجہ انہی پر مرکوز کریں۔

اور یقین کریں، آپ اس سے خود زیادہ فائدہ اٹھائیں گے بجائے صرف سرکاری ملازمت میں رہنے کے، جہاں آپ صبح سے شام تک، اکثر ناخوشگوار اور تکلیف دہ حالات میں، کلرک کی زندگی گزاریں۔

اگر آپ کاروبار اور صنعت کی طرف جائیں گے تو نہ صرف آپ خود فائدہ اٹھائیں گے بلکہ اپنی ریاست کی بھی مدد کریں گے۔

میں ایک مثال دے سکتا ہوں۔ میں ایک نوجوان کو جانتا ہوں جو پہلے سرکاری ملازمت میں تھا۔

چار سال پہلے، اس نے بینکنگ کا کام شروع کیا اور آج وہ ایک فرم کا مینیجر ہے اور صرف چار سال میں پندرہ سو روپے ماہانہ کماتا ہے۔

یہ وہ مواقع ہیں جو حاصل کیے جاسکتے ہیں، اور میں آپ پر زور دیتا ہوں کہ اب آپ اسی طرح سوچیں۔